ہِ حق

حصّۂ اوّل

از

سیّد محمّد یوسُف (نقوی)

نمبر (۷) وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

و پبلشر
پریس لکھنؤ

قیمت ۲ر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِس جہانِ فانی میں چند لوگ ایسے بھی ہیں جن کے زعمِ ناقص میں دُنیا ہی اُن کی منزلِ مقصود ہے اور وہ اس کے مختار ہیں۔ ایسے لوگ کسی کو اپنے سے بڑا تصور نہیں کرتے۔ جب تک دُنیا اُن کا ساتھ دیتی ہے وہ اپنی بات پر اَڑے رہتے ہیں۔ مگر ہر انسان پر کسی نہ کسی وقت کوئی بُری یا سخت مصیبت پڑتی ہے اُس وقت اُس کے دل میں یہ احساس ہوتا ہے کہ دُنیا اور اُس کی تمام طاقتیں مجھ کو اس مصیبت سے نہیں بچا سکتیں بلکہ کوئی اور طاقت بھی اِن سب سے بالاتر ہے جو مجھ کو بچا سکتی ہے اور مجھ کو اُس سے مدد مانگنا چاہیے۔ پس مختلف مذاہب نے اِسی طاقت کے مختلف نام دے رکھے ہیں۔

ہندو اس کو "بھگوان" اور مسلمان "خدا" کہتے ہیں خدا جو دونوں جہان کا پیدا کرنے والا اور قادرِ مطلق ہے۔

اٹھارہ ہزار قسم کی مخلوق پیدا کی ہے۔ اشرف المخلوقات صرف انسان کو بنایا اور عقل کامل عطا کی۔ انسان کو عقل کا تحفہ اسلئیے دیا گیا تاکہ وہ خدا کو پہچانے اور اس کے احکامات کی بہ شوقِ دل پابندی کرے اور اس طرح بندگی ادا کرے کہ اشرف المخلوقات میں شمار اور امتیاز کیا جا سکے۔ اور معرفت الٰہی رگ وپے میں پیوست ہو جائے۔ دنیا میں آکر جہاں اور دیگر امور پر غور و فکر کرے وہاں اُس کو (خدا) یاد رکھنے کی فکر سے بھی غافل نہ ہو۔

میرا مقصد اس مختصر رسالہ کے شایع کرنے کا صرف یہ ہے کہ انسان جو اشرف المخلوقات کا تاج پہنے ہوئے ہے۔ خالقِ عالم کی کم سے کم معرفت اور اسکے پہچاننے کے سہل اصولوں اور طریقوں کو جان لے اور حقیقی مذہب الٰہ سے واقف ہو سکے۔

حقیقی مذہب الٰہ جو کتاب خدا یعنی قرآن مجید سے واضح ہوتا ہے اس کے چند اصول اور طریقے ہیں جن پر

مذہب کی بنیادیں قائم کی گئی ہیں جن کے سمجھنے کے بعد انسان اول تو اپنے پالنے والے اور حقیقی مالک تک پہونچ سکتا ہے اور پھر عمل سے اپنے آپ کو انسان یا اشرف المخلوقات کہے جانے کے لائق بنا سکتا ہے، سب سے پہلے یہ بتانا ضروری ہے کہ خدائے حقیقی کون ہے اور وہ کیونکر پہچانا جا سکتا ہے

(۱) خدائے حقیقی وہ ہے جو قدیم ہے یعنی ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔

(۲) قادر ہے یعنی ہر شئے پر قدرت اور قابو رکھتا ہے جس کو چاہے کرے جس کو چاہے نہ کرے۔

(۳) عالم ہے یعنی ہر چیز کا جاننے والا ہے۔ دنیا کی کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں ہے۔

(۴) مُدرِک ہے یعنی بغیر آنکھ، کان، وغیرہ کے ہر چیز کا دریافت کرنے والا ہے۔

(۵) مُرید ہے یعنی ارادہ و اختیار والا ہے۔

(۶) حیٔ ہے یعنی ہمیشہ سے زندہ ہے اور ہمیشہ زندہ رہے گا۔

(۷) متکلم ہے یعنی جس چیز میں چاہے کلام کو پیدا کر سکتا ہے۔

(۸) صادق ہے یعنی اپنے قول میں سچا ہے۔

وہ خدا جس میں یہ تمام صفات اور خوبیاں پائی جائیں، بس وہی پرماتما۔ ایشور یا بھگوان کہے جانے کے لائق ہو سکتا ہے اور وہ خدا جس میں مندرجہ ذیل چیزیں نہ پائی جائیں وہی حقیقی دنیا کا پیدا کرنیوالا مانا جا سکتا ہے۔

(۱) خدا اسی کو کہہ سکتے ہیں جس کا کوئی شریک نہ ہو یعنی تنہا وہی تمام دنیا کا مالک اور اسکے احکامات اٹل اور نہ بدلنے والے ہوں۔

(۲) ایک حال سے دوسرے حال کی طرف نہ بدلنے والا ہو مثل انسان کے کہ ایک وقت میں نہ تھا پھر پیدا ہوا۔ اور اس کے بعد معدوم

ہو جائے گا۔ بلکہ اسکا ہر وقت ہونا ضروری ہے۔

(٣) وہ کسی چیز میں نہ سما سکتا ہو اور نہ ایک خاص جگہ میں محدود ہو سکتا ہو۔

(٤) اسکے رہنے کی کوئی خاص جگہ نہ ہو بلکہ اپنی قدرت سے ہر جگہ موجود ہو۔

(٥) دکھائی نہ دیتا ہو۔ نہ دنیا میں نہ آخرت میں کیونکہ ہم آنکھوں سے صرف اسی چیز کو دیکھ سکتے ہیں جو جسم صورت یا رنگ رکھتی ہو اور خدا ان سب چیزوں سے بری ہے پھر وہ ہم کو کیونکر دکھائی دے اگر جسم رکھتا ہو تو وہ ہماری طرح محتاج کھانے پینے اور سونے کا ہوتا اور اس صورت میں پھر ہم میں اور اس میں کیا فرق رہ جاتا۔

(٦) خدا وہی ہو سکتا ہے جو کسی کا محتاج نہ ہو بلکہ جو چاہے خود کر سکتا ہے۔

(٧) خدا تو در اصل وہی ہو سکتا ہے جو کسی چیز سے مل کر نہ بنا ہو۔ جس طرح دنیا کی ہر چیز بنی ہوئی

عین کا چیز کی اصل حقیقت
حقیقت ہر چیز کی

نظر آتی ہے وہ اس طرح نہیں ہے۔

(۸) سب صفتیں اس کی عین ذات ہوں کوئی صفت اس سے علیحدہ نہ ہو۔

وہ اصول جن پر مذہب اللہ قائم ہے وہ پانچ ہیں

(۱) توحید۔ خدا ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔

(۲) عدل۔ خدا منصف مزاج ہے اور ظلم کو پسند نہیں کرتا۔ ہر شخص کو ہر کام کا بدلہ ضرور دیگا۔

(۳) نبوت۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی جو خدا کی طرف سے عوام کی اصلاح اور رہنمائی کے لئے بھیجے گئے وہ سب حق پر تھے۔ ان میں آخری نبی حضرت محمد مصطفےٰ تھے۔ آپ ہی بانیٔ اسلام ہیں۔ مگر یاد رکھنا چاہئے کہ نبی اور رسول محض وہی ہو سکتا ہے جو پاک نسل سے ہو اور ذیل خداندان سے نہ ہو، کوئی بیماری ایمیں ایسی نہ ہو جس سے لوگوں کو نفرت پیدا ہو۔ تمام چھوٹے بڑے گناہوں سے پاک ہو

یعنی کبھی کوئی گناہ کیا ہی نہ ہو اور اپنے زمانہ کے تمام لوگوں سے علم و فضل میں اشرف ہو۔ اس کو پہچاننے کے لیئے اتنا کافی ہے کہ خدا کی طرف سے ایک ایسا معجزہ پایا جائے جو اُس کے دعوی کی تصدیق کرتا ہو، اور اسُ کی رسالت کی دلیل قرار پائے اور جو لوگ اس کو دیکھ کر یک زبان کہہ سکیں کہ بیشک یہ خدا کا سچّا رسول ہے جیسے اندھوں کا بینا کر دینا۔ مردوں کا زندہ کر دینا وغیرہ وغیرہ چاند کے دو حصّے کر دینا۔ آفتاب کو غروب ہونیکے بعد پلٹا لینا وغیرہ وغیرہ چار نبیوں پر خدا کی طرف سے ہدایتوں کے طور پر کتابیں جلد نازل کی گئیں وہ سب کتابیں سچی ہیں

نوٹ:- وہ چار نبی حضرت موسیٰ علیہ السّلام
حضرت داؤد علیہ السّلام
حضرت عیسیٰ علیہ السّلام
حضرت محمد مصطفےٰ علیہ السّلام ہیں

اور ان پر بالترتیب توریت - زبور - انجیل اور قرآن مجید نازل ہوئے۔

سب نبی ہر قسم کے گناہوں سے پاک تھے۔ جو
معجزاتؔ ان حضرات سے ظاہر ہوئے وہ سب خدا
کی طرف سے تھے اور وہ معجزات ہمارے لئے خدا کو پہچاننے
کا ذریعہ ہیں۔

جس طرح کوئی حاکم اپنے ماتحتوں کو کوئی حکم دیتا
ہے پھر اس میں وہ کوئی خرابی یا کمی دیکھتا ہے یا یہ دیکھتا
کہ زمانہ اس حکم پر عمل کرنے کے لائق نہیں رہا یا وہ حکم صرف
اس سے پہلے زمانہ کے لئے مخصوص تھا تب وہ نیا حکم جو
موجودہ زمانہ کے حسب حال اور قابل عمل ہو بھیجتا ہے
بالکل اسی طرح قرآن مجید جو خدا کا آخری اور نہ بدلنے
والا حکم ہے۔ پچھلے تمام حکموں یعنی کتابوں کو منسوخ
کرتا ہے۔ چونکہ حضرت محمد مصطفےٰ آخری نبی تھے
اسلیئے قرآن مجید کے اصول اور احکامات تا بہ قیامت
منسوخ نہیں ہو سکتے۔ یہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیئے بھیجا گیا

نوٹ :- وہ کام جو عوام کی طاقت سے ظاہر نہ ہو سکے۔
ط ۱

ہے۔ اور ہر انسان کو اس پر عمل کرنا لازمی ہے۔

④ **امامت** ۔ ایک عہدے کا نام ہے جو خدا اپنے خاص بندوں کو کرامت فرماتا ہے۔ اور ہر امام خدا ہی کا انتخاب کیا ہوا ہوتا ہے۔ بندوں کو اس انتخاب میں کوئی دخل نہیں اگر بندے اپنی جہالت سے کسی کو خود اپنا امام بنالیں تو وہ امام ۔ امام نہ ہوگا بلکہ گمراہی کا باعث بن جائے گا۔

لہذا ہر نبی کے بعد چند ایسے آدمی خدا نے مقرر کیے' جو اُسکی شریعت کی اشاعت میں اور تبلیغ کرتے رہے اور لوگوں کی ہدایت کرتے رہے. اُسی طرح حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد بھی بہ حکم خدا ان کے بارہ وصی و نائب ہوئے

نوٹ :- ۱۵) احکام جو خدا کی طرف سے نبیوں پر نازل ہوتے ہیں۔

جوایک دوسرے کے بعد زمانہ کی اصلاح اور شریعت محمدی کی اشاعت اور تبلیغ کرتے رہے۔ ان کو امام کہتے ہیں۔ یہ سب ہر قسم کے گناہوں سے پاک ہیں۔ اور رسول کی طرح صاحب معجزہ ہیں۔ اور جو جو اوصاف رسول ہیں وہ سب امام میں ہونا لازم ہیں۔ رسول کی طرح امام کا کام بھی لوگوں کو ہدایت کرنا ہوتا ہے

وہ بارہ۱۲ وصی یا جانشین یہ ہیں

۱. حضرت علی علیہ السّلام
۲. حضرت حسن علیہ السّلام
۳. حضرت حسین علیہ السّلام
۴. حضرت زین العابدین علیہ السّلام
۵. حضرت محمد باقر علیہ السّلام
۶. حضرت جعفر صادق علیہ السّلام

۷۔ حضرت موسیٰ کاظم علیہ السّلام

۸۔ حضرت علی رضا علیہ السّلام

۹۔ حضرت محمد تقی علیہ السّلام

۱۰۔ حضرت علی نقی علیہ السّلام

۱۱۔ حضرت حسن عسکری علیہ السّلام

۱۲۔ حضرت محمد مہدی علیہ السّلام

چونکہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آخری نبی تھے اسلئے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر ان قائم مقاموں کا سلسلہ ختم ہوجاتا یا بعض حضرات کے خیال کے مطابق ختم ہوگیا ہے تو آج کل شریعت محمدی کی اشاعت اور تبلیغ کون کر رہا ہے؟ اس مصلحت کو پیش نظر رکھتے ہوئے خدا نے آخری قائم مقام کو دنیا کی نظروں سے پوشیدہ کر رکھا ہے اور وہ جب تک خدا کو منظور ہوگا پردۂ غیبت میں رہے گا۔ ان کے

دنیا کی نظروں سے پوشیدہ ہونے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ شریعت محمدی کی اشاعت اور تبلیغ سے غافل ہیں بلکہ ان کا کام پردۂ غیبت میں بھی جاری ہے۔

۵۔ **قیامت** یعنی ایک دن ایسا آنے والا ہے کہ ہر جاندار مر جائے گا اور سوائے ذاتِ خدا کے کوئی باقی نہ رہے گا۔ حکمِ خدا سے دوبارہ بدنوں میں روحیں ڈال کر سب کو زندہ کیا جائیگا اور پھر زندگی بھر کے تمام اعمال کا حساب لیا جائے گا۔

پس جنھوں نے نیک کام کیے ہونگے ان کو بہشت میں جگہ دی جائے گی اور جنھوں نے بُرے کام کیے ہونگے ان کو دوزخ میں اوندھے منھ ڈال دیا جائے گا۔

دین خدا کے احکام پانچ قسم پر مشتمل ہیں

۱- واجب

جس کے کرنے میں ثواب ہو اور نہ کرنے میں گناہ ہو جیسے نماز- روزہ- وغیرہ وغیرہ

۲- مستحب یا سُنّت

جس کے کرنے میں ثواب ہو اور نہ کرنے میں گناہ نہ ہو جیسے خیرات. بھلائی لوگوں پر احسان کرنا وغیرہ وغیرہ

۳- حرام

جس کے نہ کرنے میں ثواب اور کرنے میں عذاب ہو- جیسے چوری- شراب خواری وغیرہ وغیرہ-

۴۔ مکروہ

جس کے نہ کرنے میں ثواب ہو اور کرنے میں کوئی گناہ نہ ہو۔

۵۔ مُباح

جس کے کرنے میں یا نہ کرنے میں ثواب یا عذاب کچھ نہ ہو۔ جیسے اچھا لباس پہننا اچھا کھانا پینا وغیرہ وغیرہ۔

ثواب سے مراد یہ ہے کہ مرنے کے بعد نیک کاموں کا اچھا بدلہ ملنا اور دنیا میں عزت۔

اور عذاب سے مراد یہ ہے کہ بُرے کاموں کی مرنے کے بعد سزا اور دنیا میں ذِلّت۔

مذہب الٰہ کے مختصر اصولوں کو تحریر کرنے کے بعد آئندہ رسالہ میں انشاء اللہ

فروع دین پر روشنی ڈالنے کی کوشش کروں گا اور ان باتوں کو یکجا کروں گا جن پر عمل کرنے سے انسان معبودِ حقیقی کا بندۂ کامل بن سکے

تمام شد